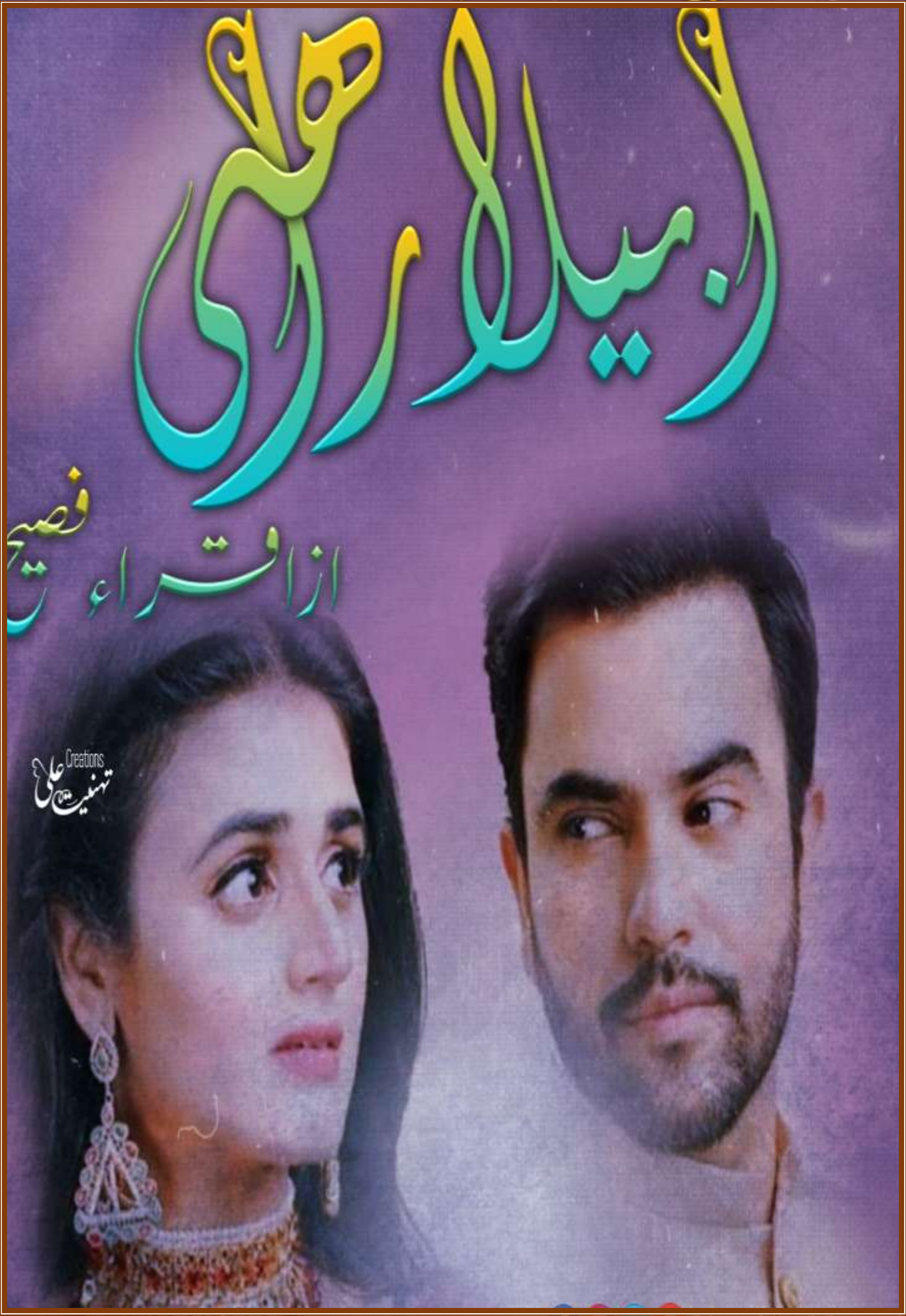

www.neweramagazine.com
NewEraMagazine

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

البیلاراہی

ازاقراء فصیح

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

چلو بھئی پیکنگ کرلو ہم ایک ہفتے کیلئے لاہور جارہے ہیں۔

خاور شاہ نے اپنی گرج دار آواز میں نرمی لاتے لاؤنج میں بیٹھے نفس کو چوکنا کیا۔

ک۔۔۔کک۔۔کیا؟؟؟

ہکلاتے اس نے بولنے کی سکت کی ورنہ جھٹکا بھرپور شدت کا تھا۔

تیاری پکڑو،ہم لاہور تمھارے چچا کے گھر جارہے ہیں۔

انہوں نے پر مسرت لہجے میں مان شاہ عرف میر شاہ سے کہا جس پر اسکے ہاتھ میں موجود آئی فون زمین کی نذر ہوا اور دم توڑ گیا۔اسکا مطلب آئی فون سٹیو جابز کے ایپل کا نہیں بلکہ محلے کے پپو کا تھا۔۔۔دو نمبر۔۔۔۔

مم۔۔میں نہیں جارہا۔

میر نے سہمی سی آواز نکالی۔اسکی آواز خزاں رسیدہ درخت کی مانند لرز رہی تھی۔

کیوں جی؟؟

خاور صاحب نے آنکھوں کو چھوٹا کر کے میر شاہ کو دیکھا جو کہ ناراض بیٹھا کڑھ رہا تھا۔انکے ایسے دیکھنے سے میر کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔۔یعنی جب خاور شاہ آنکھوں کو چھوٹا کرلیں تو مطلب غصے کا آتش فشاں پھٹنے کچ دہانے پر تھا۔

وہ۔۔۔وہ۔۔۔۔

میر شاہ کا دل پسلیاں توڑنے کے درپے ہوا۔اگر خاور شاہ مزید اپنی آنکھوں کو اپنی سابقہ نارمل حالت میں نہ لاتے تو کوئی عجب نہیں تھا کہ میر شاہ آنسوؤں سے رونے لگ جاتا۔

ڈیڈ!وہ سب میرا مذاق اڑاتے ہیں۔

وہ خاور شاہ کے پیروں میں گر گیا نہیں نہیں۔۔۔کوئی آشرواد نہیں لے رہا تھا بلکہ وہ منت کرتے وقت پیروں میں گر جاتا تھا۔

میر تم کب بڑے ہوگے۔۔۔؟؟

وہ بیزار ہوئے۔

جب وقت آئے گا۔۔۔

اس نے دوبدو جواب دیا۔

میر اب تم پچیس سال کے ہوگئے ہو۔۔کچھ تو شرم کرو۔۔کہاں سے تم جوان لگتے ہو،ابھی بھی دس سال کے بچے لگتے ہو۔۔

وہ میر کی حرکتوں پر سر پکڑ کر رہ گئے۔میر کی عادت تھی کچھ معاملات میں وہ بچہ بن جاتا تھا نازک دل کا ضدی بچہ جو زمانے سے ڈرتا ہے،جو ماں باپ کی چھاؤں میں سکون پاتا ہے۔تو بعض معاملات میں پتھروں سا مضبوط جو سنگ اندازی(مشکل حالات)سے بھی لڑ جاتا ہے۔

میں جتنا بھی بڑا ہوجاؤں آپکا تو بچہ ہی رہوں گا نہ۔۔۔۔

اس نے اپنے ڈی کے بال محبت سے کھینچے جس پر وہ بھی مسکرا دیے۔

لیکن بیٹا جی آپ جوان ہو،آپکو ڈرنا نہیں چاہیے۔۔۔ڈرانا چاہیے۔۔اتنے بڑے بزنس کے مالک ہو پھر بھی بچوں کی طرح بی ہیو کرتے ہو۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اس کی گہری بھوری آنکھوں میں اپنی سیاہ آنکھیں گاڑتے بولے۔

ڈیڈ۔۔جانتا ہوں۔۔لیکن مجھے ان سے ڈر لگتا ہے۔۔آپ چلے جائیں میں ادھر ہی ہوں۔۔

اس نے خفگی سے منہ موڑا۔

تم سے اکیلے کمرے میں تو سویا نہیں جاتا اکیلے گھر میں سو جاؤگے؟

انھوں نے اسکی عقل پر ماتم کیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈیڈ!آپ بھی نہ جائیں۔۔۔

اس نے شرمندہ ہوتے حل پیش کیا۔

میں پندرہ سال سے اپنے بھائی کے گھر نہیں گیا ہمیشہ وہ ہی آتا ہے۔۔ اب میں جانا چاہتا ہوں اور تم بھی ساتھ جاؤگے اور سن لو۔۔۔تمہارے بھی ہاتھ پیلے کرنے کا ارادہ ہے۔۔کوئی چوں چراں نہیں چاہیے مجھے۔۔

انھوں نے جو دھماکہ کیا اسکی تاب نہ لاتے ہوئے میر شاہ اپنے ہوش و خروش سے بیگانہ ہوتا زمین بوس ہوچکا تھا۔

اللہ میرے بیٹے کو پوری بیٹی ہی بنا دیتے۔شکل لڑکوں والی ہے اور حساس پن لڑکیوں والا۔۔۔

انھوں نے تاسف سے دل میں سوچا اور ملازم کو آواز دیتے اسکو کمرے میں لے جانے لگے۔

⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜

زرش اور مجیب کہاں ہو؟

عادل شاہ کی پکار پر دو نفوس نے کمرے میں بے ہنگم انداز میں انٹری دی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہاں ہیں ابی۔۔۔

چہکتی نسوانی آواز گونجی۔

اور تمہارا بھائی؟

انھوں نے اخبار کی ورق گردانی کرتے مصروف انداز میں پوچھا۔

جہنم میں۔۔۔۔

زرش کی جوابی کاروائی پر مجیب تلملا اٹھا۔

اپنے ٹھکانے کا نہ بتاؤ۔۔

زرش کے گھنگریالے بالوں کو سپرنگ کی طرح کھینچ کر لمبا کرنے کی کوشش کرتے مجیب بولا جبکہ زرش نے اپنے غصے کپ لاوا پر قابو رکھتے جوابی حملہ کیا جو کہ مجیب کے پیٹ میں زور آور مکا تھا۔جس پر کراہ کی آواز کمرے میں بازگشت کرنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرے گھر میں پاک بھارت نہ شروع کرو۔۔باہر جاکر اپنا شوق پورا کرو۔۔

سختی سے کہتے عادل شاہ نے کڑے تیوروں کے ساتھ دونوں کو گھورا۔۔

انہوں نے اپنی ناک اور کان کو عینک کے بوجھ سے آزاد کرتے کہا۔

نہیں ابی ہم بعد میں کنٹنیو کریں گے۔۔آپ بولیں کوئی کام تھا؟؟

زرش نے ادب کے اصولوں پر عمل پیرا ہوتے کہا اور مجیب اس کی اداکاری پر عش عش کر اٹھا۔۔۔

کام نہیں تھا بس بتانا تھا کہ تمہارے تایا جان آرہے ہیں اسلام آباد سے پرسوں تک آجائیں گے۔۔تم دونوں سے گزارش ہے کہ جب تک وہ یہاں رہیں تم دونوں انسانی حلیے میں انسان بن کر چلتے پھرتے نظر آؤ۔۔

انھوں نے بارعب انداز میں بات کا آغاز کرنا چاہا۔

میری طرف سے بے فکر رہیں ابی۔۔۔اپنی بٹیا رانی کو سمجھائیں۔۔۔

مجیب نے دست برداری کا مظاہرہ کرتے زرش کو آگ بگولا کرنا چاہا۔

ابی یہ ہے بندر۔۔میں تو انسان ہوں۔۔پیاری سی۔۔آپ جیسی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرش اور اپنی زبان پر قابو رکھ لے ناممکن سی بات ہے۔

دیکھیں ابی آپ کا مذاق اڑا رہی ہے۔۔

مجیب اور زرش سے دب جائے یہ ممکنات میں سے نہیں۔۔

گدھوں۔۔۔چپ کر جاؤ۔۔

عادل شاہ کی آواز میں ہیبت کا غصہ شامل ہوا۔جس پر دونوں بہن بھائی سہم گئے۔

زرش میں تمہارا نکاح خاور بھائی کے بیٹے میر شاہ سے کررہا ہوں۔۔ایک طرح سے تمہارے سسرال والے آرہے ہیں،تہذیب کے دائرے میں رہنا اور تم مجیب۔۔۔۔کسی بھی طرح کی شکایت نہ ملے۔۔تو تمہاری دو ماہ کی پاکٹ منی ختم ہوگی اور مزید یہ کہ موبائل اور اسکے دوسرے خاندان والے (لیپ ٹاپ،ٹیبلیٹ)وہ بھی میری الماری میں آرام کریں گے۔ناؤ گیٹ لاسٹ۔۔۔

پہلے زرش اپنے نکاح کے غم میں ڈوبی لیکن مجیب کی سزائیں سن کے دل چاہا بھنگڑے ڈالے جبکہ مجیب کا حال اسکے برعکس تھا۔

دونوں چوہے بلی کی طرح ایک دوسرے کو آنکھوں ہی آنکھوں سے کڑے تیوروں سے گھورتے کمرے سے رفو چکر ہوئے۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

وجدان شاہ اور صوفیہ بیگم کی کل کائنات انکے دو بیٹے خاور شاہ اور عادل شاہ تھے۔خاور شاہ کی شادی صوفیہ بیگم نے اکلوتی بہن کی بیٹی آمنہ واجد سے کی تھی۔جس کے ایک سال بعد ہی صوفیہ بیگم رحلت فرما گئیں جبکہ

عادل شاہ کا نکاح وجدان شاہ نے اپنی مرضی سے اپنے دوست کی صاحبزادی لائبہ کریم سے کیا۔

خاور اور آمنہ صوفیہ بیگم کے انتقال کے بعد اسلام آباد چلے گئے جہاں انہوں نے اپنا بزنس سیٹ کیا۔جبکہ عادل اور لائبہ نے لاہور میں ہی قیام کرنے پر اکتفا کیا۔

خاور اور آمنہ میں چند سال بعد ہی طلاق ہوگئی اور خاور شاہ نے اپنے بیٹے میر شاہ کی کسٹڈی کورٹ کے ذریعے بڑی محنت کے بعد لی۔۔لائبہ بیگم مجیب شاہ کی پیدائش کے دوران دنیائے فانی سے کوچ کر گئی تھیں۔

زرش اور مجیب کی عمروں میں تین سال کا فرق تھا۔زرش نے حد درجہ مجیب کو ماں کی کمی محسوس نہ ہونے دی۔وقت گزرتا گیا ننھے پرندے اپنے گھونسلوں کی دیکھ بھال کرنے لگے۔

زرش بی ایس سی کی طالبہ تھی جبکہ مجیب فرسٹ ایئر میں زیرِ تعلیم تھا۔ایک سال قبل وجدان شاہ بھی دنیا سے انتقال فرما گئے۔

دوسری طرف میر شاہ ایم بی اے کرنے کے بعد خاور شاہ کی بزنس میں انکے ساتھ کارواں کو آگے بڑھا رہا تھا۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

ڈیڈ آپ ہمیشہ زبردستی ہی کرتے ہیں۔میں جانے کیلیے تیار ہوں لیکن نکاح والی بات واپس لیں۔۔

میر نے آہستگی سے احتجاج کیا۔

میر بیٹا۔۔آپکے دادا جان کی آخری خواہش تھی یہ۔۔پوری کرنا ہمارا فرض ہے۔۔اس لیے نکاح تو ہوگا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خاور نے آس کے چراغ آنکھوں میں جلائے۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔!

وہ منمنایا۔

زرش اتنی پیاری بچی ہے۔۔سلیقہ مند۔۔ہونہار۔۔تہذیب یافتہ اور لائق۔۔ اوپر سے دیکھنے میں بھی خوبصورت ہے۔۔

وہ اپنی بھتیجی کی نادر و نایاب خوبیاں گنوا رہے تھے۔میر تو ایسا ہی سمجھتا تھا۔

بد سلیقہ۔۔بد تہذیب۔۔نالائق۔۔بد صورت۔۔

میر نے برا سا منہ بناتے دل ہی دل میں اپنے آپکو زرش کی حقیقی صفات باور کروائیں۔۔جس کی وجہ سے اسکا حلق تک کڑوا ہوگیا۔

اور کچھ ؟؟؟

اسکا خاور شاہ سے مزید جھوٹی تعریفیں سننے کا دل چاہا۔

نہیں بس کافی ہے۔

انہوں نے سرعت سے پہلو بدلا۔

ڈیڈ۔۔۔میں نکاح کروں گا لیکن میری کچھ شرائط ہیں۔۔

وہ پر عزم لہجے میں خاور شاہ کو بھونچکا کر گیا۔

وہ کیا؟

پر استعجابئیہ نظروں سے انہوں نے میر کو دیکھا۔

آپکی بھتیجی کو ویسا بننا پڑے گا جیسا میں چاہوں گا ورنہ مجھے دوسری شادی کی اجازت آپ خود دلوائیں گے۔

بڑے دھیمے انداز میں وہ گویا ہوا تو خاور شاہ نے متحیر ہوتے میر کو دیکھا جو اب بھی آرام دہ انداز میں بیڈ پر بیٹھا اپنےموبائل میں انسٹاگرام پر مصروف تھا۔۔

میر۔۔۔!

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انہوں نے بولنا چاہا لیکن الفاظ ناراضی ہوئے۔

ڈیڈ آپ جانتے ہیں کہ مجھے زرش سے نفرت ہے اس نے بچپن میں کیسے میرا مذاق اڑایا تھا کہ دیکھو تمہاری موم تمہیں چھوڑ گئیں۔۔اور تو اور میرے نام کا بھی۔۔۔اور ساتھ میں اسکا چوہا بھائی۔۔۔۔

وہ تلخ ہوگیا جس پر خاور شاہ نے مغموم ہوتے اپنے بیٹے کو دیکھا۔

بیٹا وہ بچپن کی بات ہے۔۔تم دونوں بچے تھے۔۔۔وہ بچپنے کی باتیں

تھی۔۔

وہ ناصحانہ انداز میں بولے۔

Whatever

وہ موبائل پٹختا اٹھ کھڑا ہوا۔

بیٹا ایک بات یاد رکھنا ماضی کی باتوں پر لوگوں کے حال کو نہیں پرکھا کرتے۔۔۔

وہ ہولے سے بولے تو میر نے سر جھٹک کر کمرے سے واک اوٹ کرنے پر اکتفا کیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نابل کی دعائیں لیتی جا۔۔جا تجھ کو سکھی سسرال ملے۔۔

مجیب کالی آدھی آستینوں والی ٹی شرٹ پہنے اپنی آواز سے کانوں میں رس گھولتے(ایسا صرف وہ سمجھتا تھا)کچن میں داخل ہوا جہاں زرش چولہے کے سامنے کھڑی قورمے کا مصالحہ تیار کررہی تھی۔

میکے کی کبھی نہ یاد آئے۔۔۔سسرال میں اتنا پیار ملے۔۔۔

زرش نے اپنے نادیدہ آنسو صاف کرنے کی اداکاری کرتے گانے کے بول گنگنائے۔

بے شرم عورت!

مجیب نے ناک سے مکھی اڑاتے اپنا تجزیہ پیش کیا۔

شکریہ۔۔عین نوازش آپ کی۔۔۔

اس نے کورنش بجا لاتے ادا سے کہا۔

بیچارے میر بھائی۔۔۔کس بے شرم عورت سے قسمت پھوٹی۔۔۔اس کو کہتے ہی بد قسمتی چچ چچ۔۔۔۔۔

اس نے خالص ہمدردانہ انداز میں اپنی ہمدردیاں غائبانہ میر شاہ کو بھیجی۔

ابی۔۔۔!

زرش نے صدا بلند کی۔

ویسے ابی مجھے ایک بات کہنی تھی۔۔

وہ چولہے کی آنچ کم کرتے لاؤنج میں گئی جہاں عادل شاہ ٹیلی ویژن دیکھنے میں مصروف تھے۔مجیب نے نا سمجھی سے اسکی کاروائی دیکھی۔

جی بیٹے بولیں!

وہ ریموٹ سے چینل بدلنے لگے۔

اوہ دکھانی تھی۔۔میرا مطلب ایک تصویر دکھانی تھی۔۔یہ دیکھیں۔۔۔

اسکا کہنا تھا کہ مجیب کی چھٹی حس نے خطرے کا سگنل موصول کیا۔

اس نے آرام سے اپنا موبائل پکڑا اور انسٹا گرام پر لاگ ان ہوتی مجیب کی آئی ڈی میں گھسی۔۔اور ایک تصویر پر جاکر اپنی کاروائی کو لگام ڈالا۔۔ مجیب بے چینی سے پہلو بدلتا رہ گیا جبکہ دوسری جانب راوی سکھ چین لکھ رہا تھا۔

عادل شاہ کی نظر مجیب کی تصویر پر گئی جس میں وہ اپنے دادا کی شکاری گن کو تھامے سیلفی لے رہا تھا۔

پیاری ہے۔۔۔

انہوں نے جواب دیا۔

ہاں نا یہ دیکھیں۔۔۔لوگوں کے کومنٹس پڑھیں کیسی تعریفیں کر رہے ہیں۔

اس نے لوگوں پر زور دیتے کہا جس پر مجیب کا دل کیا اپنا سر دیوار میں دے مارے۔

وہ جانتا تھا سارے کومنٹس لڑکیوں نے کیے ہوئے تھے جس میں اسکی شان پر قصیدے پڑھے گئے تھے اور جواب میں مجیب نے بھی دل کھول کر تعریف کی تھی۔۔ہر جواب میں دل والے کئی ایموجی تھے۔

وہ زرش کی چال کو سمجھ کر سر پیٹتا رہ گیا۔زرش بڑے آرام سے اسکے طوطے اڑتے دیکھ رہی تھی۔

میرا قریب کا چشمہ کہاں ہے۔۔مجیب لانا ذرا۔۔میری اسٹڈی میں ہوگا۔

انہوں نے حکم دیا جس پر مجیب نے دل میں اپنے آپکو سو بار لعنت دی۔

ظالم نظروں سے تم نہ مجھ کو دیکھو۔۔۔مر جاؤں گا۔

زرش کے لب گانے کے بول کی طرز میں تھرتھرائے جس کو مجیب نے دیکھ کر آنکھوں ہی آنکھوں میں معافی مانگی۔

ابی رہنے دیں۔۔۔میں آپکو بعد میں دیکھا دوں گی۔۔فکر ناٹ۔۔۔!

اس نے پیار سے کہا تو مجیب کا کب سے اٹکا ہوا سانس بحال ہوا۔

کوئی بات نہیں بیٹا!

انہوں نے زرش کے سر پر ہاتھ رکھتے محبت آمیز لہجے میں کہا۔

السلام علیکم۔۔!

زرش جو اپنے کمرے میں بیٹھی ناول پڑھنے کے ساتھ پوپ کارن سے پورا انصاف کررہی تھی تبھی اس کے کانوں میں بھاری آواز پڑی۔اس کا دل عجب لے پر دھڑکا۔

وعلیکم اسلام بھائی جان!

عادل شاہ کی پرنم آواز میں اسکے رہے سہے حواس بھی سلب کر لیے۔

زرش مرے قدموں سے لاؤنج میں گئ جہاں کا منظر دیکھ کر اس نے مضبوطی سے دیوار کا سہارا لیا۔

اسکے تایا خاور شاہ اپنی رعب انگیز(دبدبہ والا)شخصیت لیے عادل شاہ سے گلے ملتے آشکوں کی مالا پرو رہے تھے۔محبت کی دیوی نے پر پھیلائے دونوں کو اپنی امان میں لیا۔

لیکن دشمنِ جان تاحال منظر سے غائب تھا۔

آؤ زرش اپنے تایا جان سے ملو۔۔

انہوں نے اپنی چشمِ نم(آنکھوں)کو بے نم کیا۔

جس پر زرش محبت سے ان سے ملی۔

جیتی رہو بیٹا۔۔۔

انہوں نے صدق دل سے دعا دی جس پر اس نے آنکھیں بند کرتے آمین کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسّلام علیکم۔۔!

ایک اور مردانہ آواز زرش کے کانوں سے ٹکرائی۔جس پر اس نے جھٹ سے آنکھوں کے پردے چاک کیے۔

زرش کی نظریں سامنے دروازے کی جانب موجود لکڑی کی میز پر سامان کے بیگ رکھتے انسان پر پڑی۔وہ لمحہ بھر کو اسکے سحر میں جکڑ گئی۔

تایا جان آپ ڈرائیور کو نہ زحمت دیتے میں اٹھا لاتا سامان۔۔

مجیب نے منظر میں اپنی دبنگ انٹری(اس نے سوچا)دیتے اپنے خیالات سے سب کو روشناس کروایا جس پر زرش اپنے ہوش میں واپس آئی اور طلسمائی حسن والے انسان کے سحر سے نکلی۔

بھیا اندر رکھ دیں۔۔۔

زرش نے بھی میر کا ریکارڈ لگانا چاہا۔

گدھوں وہ میر ہے۔۔۔کوئی ڈرائیور نہیں۔۔۔

عادل شاہ کی آگاہی پر ان دونوں نے اپنی زبان دانتوں تلے دباتے

شرمندگی کا اظہار کیا جبکہ دل میں خوشی کے لڈو پھوٹے۔

سوری۔۔۔۔

مجیب نے خفت سے معذرت کی جو کہ صرف دکھاوا تھا۔

سوری اور تمھیں؟سالا ہوں میں۔۔۔اپنے بہنوئی کے ساتھ مذاق نہیں کروں گا تو کیا بہنوئی کے ابا سے۔۔۔

دل میں وہ میر شاہ سے مخاطب ہوتے متبسم ہوا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شاہ جو اپنی وجاہت کی وجہ سے دوستوں میں فواد خان ٹو کے نام سے جانا جاتا تھا۔۔۔یہ دونوں اس کو ڈرائیور بنا گئے جس پر میر کا دل کیا دونوں کی گردن دبوچ کر الٹا ہی لٹکا دے۔

میری دو گھنٹے کی تیاری پر پانی پھیرتے انکو ذرا شرم و حیا نہیں آئی۔۔مانا میں بچپن میں پیارا نہیں تھا۔۔ویسے تب بھی انکی قرب و بعید کی نظر خراب تھی۔۔خیر اب تو میں اتنا ہینڈسم ہوچکا ہوں۔۔۔میرے فالوورز کی تعداد ۱۰ کے ہو چکی ہے اور ان کو میں ڈرائیور لگتا ہوں۔۔

اسکا دل خون کے آنسو رونے لگا۔۔اپنی خوبصورتی پر کون کمپرومائز کرتا ہے اور میر شاہ کسی چیز پر سمجھوتہ نہیں کرتا۔

چلو چھوڑو۔۔۔مجیب بھائی کو ان کا کمرہ دکھاؤ اور بھائی جان کو بھی انکے کمرے تک لے جاؤ۔۔۔زرش تم کھانے کا بندوبست کرو۔۔۔

عادل شاہ نے تحکمانہ انداز میں حکم دیا جس پر زرش اور مجیب کے کان کھڑے ہوئے۔

عادل میں اور میر ایک ہی کمرے میں رہ لیں گے۔۔

خاور شاہ جانتے تھے میر کو اکیلے کمرے میں ڈر لگتا ہے۔خاور شاہ کی آواز پر زرش اور مجیب کی آنکھوں میں چمک ابھری۔

کیوں بھائی جان کو ڈر لگتا ہے؟؟

مجیب کی زبان میں خارش ہوئی۔جس پر بمشکل زرش نے اپنا قہقہہ روکا۔

میر تو ہونقوں کی طرح بات کو فہم کرنے کے مراحل سے گزر رہا تھا اور جب فہم و فراست آیا تب تک دیر ہوچکی تھی۔

مجیب۔۔۔۔۔

عادل شاہ نے سختی سے جھڑکا۔

Again sorry

مجیب پھر سے لفظی معذرت کر گیا۔

یہ اچھا ہے۔۔مجھے طعنے دیتے رہیں اور بعد میں آرام سے معذرت کرلیں

اسٹوپڈ!نون سینس۔۔۔۔!

وہ عادی تھا لوگوں سے دل میں مخاطب ہونے کا۔عادت کے مطابق

مجیب کی باتوں کا تبصرہ دل میں ہی کر گیا۔

نہیں ڈیڈ میں الگ روم ہی لوں گا۔۔

اس نے بدوقت اپنی بات پوری کی۔ورنہ دل تو رونے کو کررہا تھا۔

خاور شاہ نے ٹوکنا چاہا لیکن میر نے آنکھوں ہی آنکھوں میں چپ رہنے

کی درخواست کی تو وہ چپ کر گئے۔۔

اب تم یہاں کھڑے کیا کررہے ہو؟؟

عادل شاہ کی بات ابھی بیچ میں ہی تھی کہ مجیب کے رکے قدم حرکت میں آئے۔

اللہ جی!اب یہاں آ تو گیا ہوں۔اب سوؤں گا کیسے؟اف میر کیا ضرورت تھی تجھے ہیرو بننے کی۔۔۔۔

میر من ہی من میں کبھی اپنے آپکو باتیں سناتا تو کبھی اللہ سے مدد کی فریاد کرتا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھائی ویسے تو ہمارے گھر میں جنات ہیں لیکن وہ اب ہمارے دوست ہیں اس لئے ہمیں کچھ نہیں کہتے۔اگر آپکو ملیں تو انکو تنگ نہیں کریئے گا ورنہ۔۔۔۔

کچھ دیر پہلے کے مجیب کے کہے الفاظ میر کو ہولا رہے تھے۔

ورنہ کیا؟؟

میر نے سہمی سی آواز نکالی۔

ورنہ کیا بھائی!آپ جنات کو تو جانتے ہی ہیں۔۔کہاں کسی کا لحاظ کرتے ہیں۔۔اوکے بھائی گڈ نائٹ۔۔۔

میر کے شانے تھپکتے مجیب نے میر کی نیند اڑا کر اسے اچھی نیند لینے کا مشورہ دیا۔

اس نے جلدی سے وضو کیا اور آیت الکرسی کاورد کرنا شروع کیا۔دیوار گیر گھڑی کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھا جو کہ رات کے آخری پہر کے آغاز کا عندیہ دے رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہائے!جنات کے آنے کا ٹائم بھی ہوگیا۔۔

میر نے روہانسی آواز میں خود کلامی کی۔اسکے چہرے پر خوف کے سایے قابلِ دید تھے۔

دیکھو پیارے جنات!میں بس چند دنوں کیلیے رہنے آیا ہوں۔میں آپکو ذرا بھی تنگ نہیں کروں گا۔۔سچی۔۔۔پکا وعدہ۔۔۔

اس نے آنکھیں بند کرتے ہراساں آواز میں جنات کو پیغام ترسیل کیا۔

ڈیڈ تو سو بھی چکے ہوں گے۔۔۔

اس نے سوچا۔

چل بھئی میر دوبارہ اللہ کو یاد کرتے ہیں اور سونے کی کوشش کرتے ہیں۔۔اب جنات تنگ نہیں کریں گے۔۔

وہ بڑبڑایا۔

اب اکیلے سونے کا مسئلہ کیسے حل کروں۔۔۔ایک اور مسئلہ میر کی نیند کی راہ میں حائل ہوا۔

میر تجھے یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔

وہ خود سرزنشی کرنے لگا۔

تقریباً پانچ بجے تک وہ ڈر ڈر کر سوچکا تھا۔۔سفر کی تھکاوٹ نے اسکو واقعی تھکا دیا تھا۔

بڑے خوش نظر آرہے ہو۔۔خیر ہے۔۔؟؟

زرش نے آبرو اچکاتے مجیب کے چہرے پر لہراتی خوشی کے سایے دیکھتے پوچھا۔

بس آپی! تمہارے ہونے والے میاں جی کو رات میں تارے دیکھائے تھے۔اسی کی خوشی ہے۔۔۔

اس نے زرش کے گالوں کو نوچتے شریر انداز میں وجہِ مسرت بتائی۔

زرش جو ناشتے کی تیاریوں میں مصروف تھی مجیب کے تنگ کرنے پر جھنجھلا گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شرم نہیں آتی؟

زرش نے اپنے گالوں کو آزاد کروانے کے بعد سہلائے۔

بلکل بھی نہیں۔۔۔

مجیب نے سنجیدگی سے کہا۔

یعنی بے شرم ہو۔۔

زرش نے بھی ہنوز سنجیدگی سے اپنی رائے کا اظہار کیا۔

ایسا تھوڑی کہا۔۔۔بے شرم اور نا شرم کے بیچ والی چیز ہوں میں۔۔

اس نے کچن میں پڑے سیب کی ٹوکری میں سے ایک سیب اٹھا کر کھاتے اپنے بارے میں اظہارِ خیال کیا۔

ویسے تم نے شرارت کیا کی تھی؟

زرش نے مصروف انداز میں مجیب کے کارنامے کے بارے میں جاننا چاہا۔وہ اب چائے کا پانی چڑھا رہی تھی۔

کچھ خاص نہیں۔۔بس جنات کی موجودگی کا بتایا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ مزے سے بتاتا سیب کھاتے کچن سے غائب ہوا۔

یہ سدھرنے والی چیز نہیں۔۔

زرش نے مسکراتے مجیب کو داد دی۔

ویسے زرش اللہ تعالیٰ صحیح کہتے ہیں انسان بڑا نا شکرا ہے۔۔

مجیب کی زبان میں ایک بار پھر کھجلی ہوئی۔زرش جو اپنے کمرے میں

بیٹھی ناول پڑھنے میں مصروف تھی فوراً اپنی محویت توڑ بیٹھی۔

اب کیا ہوگیا؟

وہ جھجھلائی۔ایک تو ناول پڑھنے کے دوران تنگ کرنے کا غصہ اوپر سے مجیب کی کائیں کائیں سننے کا غم۔۔۔

دیکھو نہ میر بھائی کتنی ناشکری کررہے۔۔

وہ زرش کے ہاتھوں سے ناول لیتا افسوس سے بولا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب کیا کردیا اس نے؟؟

وہ پوچھ بیٹھی۔

دیکھو ذرا ابی مجھے کہتے نہ مجیب تجھے فلانی سے شادی کرنی تیرے مرحوم بزرگوں کی آخری خواہش ہے۔۔۔میں تو اسی وقت نکاح کرلیتا۔۔سوچو باندری میں سنگل نہ رہتا ہائے۔۔۔!

اختتام پر اس نے شرمانے کی اداکاری کی جس پر زرش نے بلند قہقہہ مارتے داد دی۔

میرا شدید سنگل بھائی۔۔

اس نے مجیب کی بلائیں لیں۔

ہاں نہ لوگ تو نا شکری ہی کرتے رہتے کاش میر بھائی کی جگہ میں اور مجھے ابی بلاتے اور کہتے اے مجیب! تیرا آج ٹھیک دو گھنٹے بعد فلانی سے نکاح ہے۔۔میں تو خوشی سے بھنگڑے ڈالتا۔۔۔

اس نے اپنی خوشی کا عملاً اظہار بھی کیا۔

اللہ کرے ابی تم کو بولیں۔۔اے مجیب نکمے! جب تک تم اپنے پیروں پر کھڑے نہیں ہوجاتے کوئی شادی وادی نہیں ہوگی۔۔آپس کی بات بتاؤں ابی کے سامنے اس خواہش کا ذکر نہ کرنا ورنہ کیا معلوم کنوارے سے کوچ کر جاؤ۔۔

زرش نے رازداری سے مجیب کو اپنی پیشن گوئی بتائی۔

شکل اچھی نہ ہو تو بات ہی اچھی کرلیتے ہیں۔۔

وہ بدمزہ ہوتے کمرے سے ہی واک اوٹ کر گیا۔

میر شاہ تم انکار کرو یا اقرار زرش کے نصیب میں ہوئے تو ضرور ملو گے۔۔

وہ یہ جان کر بھی مطمئن تھی کہ میر اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا کیونکہ وہ کسی شہزادے کی منتظر نہیں تھی وہ جانتی تھی جو ملنا ہے مل کر رہنا ہے۔رب کی کنٔ کے آگے کسی کی چلی ہے نہ کبھی چلے گی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

میر کو یہاں آئے ہفتہ ہو چلا تھا۔اب رات کو ڈر لگتا تھا لیکن کم۔مجیب نے اس تمام عرصے میں میر کو طرح طرح سے زچ کیا تھا۔کبھی اسکے کھانے میں نمک ڈال دیتا تو کبھی اسے میر اکہہ کر بلاتا۔

جبکہ زرش اسکی حالت دیکھ کر اپنے قہقہے کو دبانے کی کوشش کرتی نظر آتی۔وہ زرش سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن انکار کی وجہ جاننے کا موقعہ بھی میر کے ہاتھ نہیں لگ رہا تھا۔وہ دونوں کو مزہ چکھانے آیا تھا لیکن ادھر کو الٹی گنگا بہہ رہی تھی۔اس سب پر میر کی بیزاریت عروج پر تھی۔

چچا کہاں جارہے ہیں؟؟

میر جو لاؤنج میں بیٹھا موبائل میں لگا ٹویٹر کا دورہ کررہا تھا۔عادل شاہ کو باہر جاتے دیکھ کر پوچھ بیٹھا۔

کہیں نہیں بس شوروم کا چکر لگانے کیلیے جارہا تھا ایک ہفتے سے گیا نہیں۔۔

انہوں نے محبت سے لبریز لہجے میں آگاہی دی۔

میں بھی چلوں؟اصل میں میں بور ہورہا تھا۔ڈیڈ بھی کام سے گئے ہوئے ہیں۔۔

اس نے معصومانہ انداز میں فریاد کی۔

لیکن بیٹا میں بائیک پر جارہا ہوں۔۔گاڑی تو زرش لے کر گئی ہوئی ہے۔

کوئی بات نہیں۔۔۔

وہ پُرجوش ہوا۔

چلو پھر۔۔

وہ باہر کی راہ لیتے بولے۔

لاہور شہر کی ٹریفک نے میر کو سراسیمہ کردیا۔اسلام آباد میں بھی ٹریفک ہوتی ہے لیکن لاہور میں ٹریفک نہیں ماہا ٹریفک ہوتی ہے۔

عادل شاہ نے بائیک اشارے پر روکی تو وہ اپنی ٹانگوں کو سیدھا کرنے کیلیے بائیک سے اترا۔انکا شوروم تقریباً آدھے گھنٹے کی دوری پر تھا جس کی مسافت ٹریفک کی وجہ سے ایک گھنٹہ بن گئی تھی۔۔مسلسل بائیک پر بیٹھنے کی وجہ سے اسکی ٹانگوں میں درد شروع ہوگیا تھا۔

سونے پر سہاگہ اسکی بائیک پر نا بیٹھنے کی عادت نے کیا۔اسکو بائیک چلانا تک نہیں آتی تھی لیکن اس بات کا اظہار کرنا اپنے پیروں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف تھا۔

وہ بائیک سے اترا اور عادل شاہ نے بائیک سٹارٹ کرلی اور یہ جا وہ جا۔۔وہ حیرانی و پریشانی کے زیرِ اثر آواز تک نہ دے پایا۔۔

آپ؟؟؟

زرش نے میر کو سڑک پر پریشان کھڑے دیکھا تو گاڑی کو سائیڈ پر پارک کرتی اسکی جانب آئی۔

میر کی آنکھوں میں خوشی کی چمک ابھری۔

اس کا دل کیا بھنگڑے ڈالے۔

جی۔۔۔

اس سے تو خوشی سے بولا ہی نہیں گیا۔

آپ اکیلے ہیں؟

وہ حیرانی کے سمندر میں غرق ہوئی۔

جی۔۔

اس نے یک لفظی جواب دیا۔

چلیں میرے ساتھ آجائیں۔۔

اس نے اپنی حیرانی پر قابو پاتے کہا اور گاڑی کی جانب بڑھی۔میر بھی

اس کی رہنمائی میں چل پڑا۔

آپ یہاں کیا کررہے تھے؟

گاڑی میں چھائی خاموشی کو زرش کے سوال نے توڑا۔

میں۔۔۔عادل چچا کے ساتھ آیا تھا،میں بائیک سے اترا تو وہ آگے نکل گئے۔۔

اس نے جلدی سے زرش کو آپ بیتی بتائی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو آپ فون کرکے بلا لیتے۔۔۔

وہ مصروف انداز میں بولی۔

میرا فون گھر رہ گیا تھا۔

اس نے شرمندگی سے سر جھکا لیا۔

کسی سے فون لے کر فون کرلیتے۔۔

اس نے ایک اور حل پیش کیا۔

ڈیڈ کو کرا تھا لیکن وہ اٹھا نہیں رہے تھے۔۔

وہ شرم سے پانی پانی ہوا۔

ڈونٹ ٹیل می آپ کو تایا جان کے علاوہ کسی اور کا نمبر یاد نہیں۔۔

وہ ہنستے ہوئے بولی تو میر کو اس کی مسکراہٹ اپنے اندر چبھتی محسوس ہوئی۔۔

اللہ جی یو آر سو فینی۔۔

وہ بدستور ہنس رہی تھی۔

میر دیکھ تیری بے عزتی کررہی ہے۔۔

میر کے اندر سے جلال والا میر دبو میر سے مخاطب ہوا۔

اسکو تو میں سبق سکھاتا۔۔مجھ پر رعب جھاڑ رہی۔۔۔

ایک اور آواز بھی آئی۔

دیکھیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر نے اپنے خشک ہونٹوں کو تر کیا۔

دیکھائیں۔۔۔

زرش کا سارا دھیان سڑک کی جانب تھا۔وہ کسی ماہر ڈرائیور کی طرح ڈرائیو کررہی تھی۔

You are insulting me.

وہ ایک ہی سانس میں جلدی سے بولا جس پر زرش نے گاڑی کو بریک لگائی۔گاڑی بھی ایک دو بار احتجاج کرتی رکی۔زرش نے سر کو نوے کے زاویے پر حرکت دی۔

جی؟؟؟؟

وہ حیران و پریشان ہوتی بدقت بولی۔اسکی نظریں میر کے وجیہہ چہرے پر مرکوز تھیں۔

I said you are insulting me.

اس نے جواب دینے میں چند ثانیے لئے۔

You are insulting yourself.

اس کے بے تاثر لہجے کی کاٹ میر نے اپنے اندر تک محسوس کی۔چہرے پر چھائے خوف کی جگہ اب غصہ نمودار ہوا۔

لڑکوں کو اتنا حساس نہیں ہونا چاہیے۔انھوں نے زمانے کے آگے ڈٹ پر اپنے گھر والوں کو بچانا ہوتا ہے۔آپکی حساس طبیعت آپ سے جڑے لوگوں کو نقصان پہنچانے لگی ہے۔آپ حد سے زیادہ ڈرنے والے ہیں یا بن رہے ہیں مجھے نہیں معلوم لیکن مرد کو بہادر ہونا چاہیے کیونکہ بزدل محافظ نہیں بن پاتے۔

اس نے نرمی سے میر کی ذات کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔وہ خود بھی جان نہ پایا کہ وہ کیوں اپنے خود ساختہ خول کو توڑ نہ سکا اور یہ خول اس کے پیاروں کو تکلیف کے سوا کچھ نہیں دے رہا۔

You have to be brave Meer Shah for yourself.

اس کی آواز امید کی لو لئے تھی۔وہ آنکھوں میں آس کے چراغ سجائے

میر کو دیکھ رہی تھی۔ایک مان تھا کہ وہ رسوا نہیں کرے گا خالی دامن نہیں لوٹائے گا۔

I will try.

اس نے گاڑی میں سکونت اختیار کیے خاموشی کی توڑا۔

You can.

اس نے ہنوز نرمی سے حوصلہ دیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں نے کچھ ایسا تھوڑی کہا تھا جو میر کو برا لگا اور بنا بتائے واپس چلے گئے اور پلٹ کر ایک بار بھی فون نہیں کیا۔زرش کربِ مسلسل میں مبتلا تھی۔

میر گذشتہ واقعے کے بعد بنا کسی کو بتائے اسلام آباد چلا گیا تھا۔جس پر خاور شاہ نے غصہ بھی کیا لیکن اسکے دو دن بعد وہ بھی واپس چلے گئے۔

اس واقعے کو بھی دو ہفتے گزر چکے تھے لیکن میر کی جانب سے خاموشی

ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

زرش۔۔۔زرش!!!

مجیب بھاگتا ہوا اسکے کمرے میں آیا۔وہ جو ریگ میں سے اپنا پسندیدہ ناول نکال رہی تھی مجیب کی کاروائی سے ڈر کر رہ گئی۔اور نتیجہ یہ نکلا کہ موٹا تازہ ناول زمین پر گر کر دو حصوں میں تقسیم ہونے کی حد تک زخمی ہوگیا۔

یا خدا۔۔۔!

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے اپنے آپکو نارمل کرتے ہوئے کہا اور اپنے ناول کی زخمی حالت دیکھ کر کڑے تیوروں کے ساتھ مجیب کی جانب بڑھی۔جو کمرے میں کھڑا اپنی سانسیں بحال کررہا تھا۔

نا جانے اللہ نے کس جرم کی سزا دی ہے جو تمہیں میرا بھائی بنا دیا۔

وہ اسکے سر پر اپنے ہاتھوں سے جابجا ضربیں لگاتی ہوئی بولی۔

کیا ہے زرش؟اس طرح کوئی اپنے چھوٹے بھائی کو مارتا ہے؟؟

وہ غصے سے پیچ و تاب کھاتا بولا۔

اور اس طرح کوئی اپنی بہن کو ڈراتا ہے؟؟

زرش اب اپنے ہاتھوں کو سہلا رہی تھی۔

خیر تمہاری شکایتیں تو میرے سے ختم ہی نہیں ہوں گی۔۔میں تو بس بتانے آیا تھا کہ۔۔۔۔۔

مجیب نے آدھی بات کرکے اسکو ستانا چاہا۔

آگے بولنے کا کشت فرمائیں گے آپ؟؟

زرش نے کڑی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

جی جی ضرور۔۔۔۔

مجیب نے معصومیت سے سر ہلاتے جواب دیا۔

تو ذرا جلدی فرما لیں۔۔میرے پاس چھچھوندروں کو دینے کیلئے ٹائم نہیں ہے۔

وہ بھی زرش تھی اپنے نام کی ایک۔۔۔ادا سے بولی۔

ہنہنہ۔۔۔وہ نہ زرش۔۔۔میر آیا ہے۔۔

مجیب کے چہرے پر خوشی دیکھ کر وہ حیران ہوئی۔

خود اسکے چہرے پر بھی کئی رنگ آئے اور گئے۔۔۔اتنے دنوں بعد اسکا نام سننا زرش کی پریشانی اور کرب کو کہیں غائب کر گیا تھا۔۔فوراً اپنے جذبات پر قابو پاتے بولی۔

خوش تو ایسے ہورہے تھے جیسے میر نہیں میرا آگئی ہو۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے لاتعلق ہونا چاہا۔

سڑیل۔۔۔جانتا ہوں دل میں گھنٹیاں بج رہی ہوں گی ٹن ٹن کرکے۔۔۔

مجیب بھی اپنے نام کا ایک تھا،پیچھے کیسے رہ جاتا۔

زرش نے ایک مکا لگایا جس پر اس نے پیار سے زرش کے سر پر ہاتھ رکھا۔

خوش رہو بلو باندری۔۔۔اب رونا نہیں۔۔۔

مجیب نے پیار سے کہا جس پر اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔

السلام علیکم۔۔!

مانوس صدا پر دونوں بہن بھائیوں نے آواز کی تعاقب میں دیکھا۔سفید شرٹ اور سیاہ پینٹ میں اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ میر شاہ سامنے کھڑا تھا۔

زرش نے فوراً اپنے آنسو پونچھ ڈالے۔

وعلیکم السلام دولہا بھائی۔۔

مجیب نے شوخ لہجے میں جواب دیتے دولہا بھائی پر زور دیا۔

جس پر زرش نے ایک عدد گھوری سے نوازا۔۔۔

آپ کنٹنیو کریں۔۔۔

وہ کہتا کمرے سے نکل آیا۔جس پر زرش کا دل کیا مجیب کو دھکے دے کر گھر سے ہی نکال دے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیسی ہو؟؟

میر کی آواز نے اس کو سوچوں کے طلاطم سے نکالا۔

ٹھیک۔۔۔۔

وہ بولی تو آواز میں شکوہ بھی در آیا۔

آپ کو کس نے بتایا میں حساس اور ڈرپوک ہوں؟؟

اس نے پوچھا۔

میرا اپنا اندازہ اور تجربہ بھی تھا اور تایا جان سے بھی سنا تھا۔۔

اس نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔

وہ شروع سے جانتی تھی میر ڈرپوک ہے اور پھر اس دوران جب جب مجیب نے اسکو تنگ کیا وہ جان گئی تھی کہ میر عام لڑکوں کی طرح نہیں ہے۔۔

میں لفاظی نہیں کروں گا۔۔سیدھی سیدھی بات کروں گا۔۔

اس نے حد درجہ سنجیدگی سے بات کا آغاز کرنا چاہا۔جس پر زرش کا دل زور سے دھڑکا۔

تم نے اس دن جو کہا تھا اس نے میری سوئی ہوئی غیرت کو جگایا تھا۔ جس کے زیرِ اثر میں واپس چلا گیا تھا لیکن پھر جب میرا غصہ ٹھنڈا ہوا تو تمہاری بات سمجھ آئی۔میں شروع سے اکیلا رہا ہوں زرش۔۔موم کے چلے جانے سے بہت اکیلا ہوگیا تھا۔۔ہر ایک سے ڈر لگنے لگا تھا۔میں ڈرتا تھا کہ اگر مجھے کسی سے لگاؤ ہوگیا تو وہ بھی چھوڑ جائے گا۔۔ادھر آتا تھا تو تم اور مجیب بھی تنگ کرتے تھے۔۔جس سے میں اور ڈر گیا۔ مجھے لگتا تھا کوئی مجھے تنگ کرے گا تو مجھے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔ ماں ہی تو اولاد کو سنبھالتی ہے لیکن میرے نصیب میں ممتا ہی نہیں تھی۔۔ڈیڈ تھے لیکن ماں کی کمی کو کون پورا کرسکتا ہے۔۔جب بھی بچپن میں کوئی مجھے تنگ کرتا تھا تو میں ڈر جاتا تھا میرا ڈر نکالنے والا کوئی نہیں تھا اور ہم انسان بہت عجیب ہوتے ہیں۔۔بعض اوقات اپنے ڈر کو چھپانے کیلئے نفرت کا سہارہ لینے لگ جاتے ہیں اور میں نے بھی یہی کیا

لیکن اب میں سمجھ گیا ہوں میں محافظ ہوں اور مجھے ڈیڈ اور اپنے گھر کی حفاظت کرنی ہے۔۔

وہ اپنی بات کہہ کر لحظے بھر کو تھما۔زرش کی آنکھوں میں گرم آب جگہ بنانے لگا۔اس نے کبھی سوچا ہی نہیں کہ اسکی اور مجیب کی شرارتیں میر کو اندر سے توڑ دیتی ہیں۔احساسِ ندامت نے اسکو آ گھیرا۔

جہاں تک تمہاری اور میری شادی کی بات ہے تو میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا تم میری محافظ بننے میں مدد کرو گی؟؟

اس نے شگفتہ انداز میں زرش کو حیران کیا۔

اس نے جھٹ سے سر اٹھا کر میر کو دیکھا جو اسی کو دیکھ رہا تھا۔

پہلے ایک بات پوچھوں گی۔۔

اس نے الٹا سوال کیا۔میر متحیر ہوتا اثبات میں سر ہلا گیا۔

آپ نے مان سے اپنا نام میر میری وجہ سے رکھا نہ؟میں نے بچپن میں آپکو کہا تھا کہ آپ اتنے کمزور ہیں تبھی ارمان کی جگہ نام مان رکھا۔۔

زرش نے بچپن کا واقعہ بتایا جس میں اس نے میر کے نام کا مذاق اڑایا تھا۔

سچ بولوں گا۔۔میں نے اسی وجہ سے اپنا نام میر رکھا تھا۔۔

اس نے بہت کھرا جواب دیا۔

سوری۔۔۔

زرش نے رندھی آواز میں معذرت کی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جرمانہ بھریں اب۔۔۔

وہ بولا تو زرش سراسیمہ ہوئی۔

شادی کیلیے ہاں کردیں۔آپکو معافی مل جائے گی۔۔

آواز میں شوخی شامل ہوئی۔

جس پر زرش نم آنکھیں لئے مسکرائی اور سر اثبات میں ہلاتے گرین سگنل دیا۔

کمرے میں مسرت اپنے پر پھیلانے لگی۔۔

⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜

بعض رشتوں کے چلے جانے سے زندگی میں خلا پیدا ہو جاتی ہے۔میاں بیوی کی علحیدگی بھی بچوں پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے۔جس سے انسان اور خاص طور پر بچوں میں ڈر پیدا ہوجاتا ہے وہ اپنی احساس کمتری پر پردہ ڈالنے کیلئے اپنے خول میں سمٹ جاتے ہیں۔جس کو چٹخنے کیلئے ایک ہاتھ بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔آپوہ ہاتھ بنیں۔۔مدد گار بنیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜

❤ختم شدہ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین